ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

تذکرہ "ذباب": قرآنی بیان و سائنسی انکشافات

Mention of Flies: Quranic Statement and Scientific Discoveries

Sadia Anjum
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Hafiz Abdul Wahab
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Saba Gulshan
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Abstract

The mention of fly in Quranic statement and aligns them with contemporary scientific discoveries. Highlighting the belief that only Allah can create a fly, the discussion delves into the intricate and elegant structure of flies, focusing on their eyes and wings. Additionally, the article examines the unique digestive process of flies, which occurs externally. This process emphasizes the Quranic assertion that once a fly takes food, it is impossible to retrieve the food particles, as they are immediately transformed by the fly's external digestive mechanisms. Through this analysis, the article underscores the remarkable alignment between religious texts and modern scientific understanding, reflecting the profound complexity and design inherent in even the smallest of Allah's creations.

Keywords: _Quran, fly, creation, scientific discoveries, divine complexity_

تعارف موضوع:

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم ہمارے تمام دینی، شرعی وتمدنی افکار و نظریات کا اثاثی منبہ اور سرچشمہ ہے۔ کیونکہ قران حکیم معجزہ رسول کی صداقت پر کتابی شکل میں موجود ہے اور قیامت تک رہے گا اور ہمارے موجودہ تمام مسائل میں ہماری رہنمائی کر سکتا ہے قرآن کے عجائبات نہ کبھی ختم ہوئے ہیں اور نہ ہی کبھی ختم ہو سکیں گے خواہ دنیا کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ قرآن علم کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے علم نافع اور علم غیر نافع۔ ہر وہ علم جو دنیا اور آخرت کے لحاظ سے مفید ہو اس کو حاصل کرنا انسان کی سعادت ہے اور وہی علم نافع ہے اور جو علم دنیا اور آخرت کے لحاظ سے غیر مفید ہو اس کو ترک کر دینا بہتر ہے۔ علم نافع انسان کو مشاہدہ تجربہ اور کوششوں سے حاصل ہوتا ہے یہ انسانی تلاش اور تحقیق کی پیداوار ہے، علم ریاضی، علم کیمیا، علم ارضیات، علم حیوانیات، علم طبیعیات، علم نفسیات اور علم حشرات وغیرہ سب مفید علم کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے قرآن میں فرمایا: اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهَا ؕ وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ ۔ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ۔"[1] کیا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر ہم اس کے ذریعے سے پھل نکالتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، اور پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے کچھ تو سفید اور کچھ سرخ اور بہت سیاہ بھی ہیں۔ اور اسی طرح آدمیوں اور زمین پر چلنے والے جانوروں اور چوپایوں کے بھی مختلف رنگ ہیں، بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں، بے شک اللہ غالب بخشنے والا ہے۔" ان آیات میں موسم پھل، پھول، رنگ، پہاڑ، حشرات الارض اور حیوانات کا ہی تذکرہ ہے ان علوم کے ذریعے جو لوگ اللہ کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں اور خشیت حاصل کر لیتے ہیں ان کو اللہ تعالی نے علماء کے لقب سے نوازا ہے، قرآن میں ان علوم کا ذکر اشاراتی اسلوب میں ملتا ہے اور ان حشرات کے متعلق حقائق بیان کیے گئے ہیں لیکن تفصیلات کے لیے انسانی جستجو کو نکھارا گیا ہے اور اسی انسانی حس جستجو، مشاہدہ اور تجربات کے ذریعے علم حاصل کرنے کا نام سائنس ہے۔

آج کل کچھ چونکہ سائنس کا دور دورہ ہے اور لوگوں کے ذہنوں پر سائنس اور سائنٹیفک مسائل چھائے ہوئے ہیں بلکہ ہر بات کو سائنسی عینک سے دیکھنے کا رجحان عام ہو گیا ہے تو قرآن کریم بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہ جاتا اگرچہ قرآن کریم سائنس کی کتاب نہیں بلکہ رشد و ہدایت کی کتاب ہے پھر بھی ایسی فطری علوم سے لبریز ہے یہ جدید ذہن کو مطمئن کرنے کا پورا پورا سامان رکھتی ہے۔

ذباب کا معنیٰ و مفہوم:

"ذباب" کو اردو میں "مکھی" کہتے ہیں، اور انگریزی میں (Fly) کہتے ہیں۔ ذباب اسم جنس ہے اس کا واحد "ذبابہ" ہے اس کا اطلاق مذکر اور مونث دونوں پر ہوتا ہے۔[2] ذباب کی جمع قلت "اذبّۃ" اور جمع کثرت "ذُبّان" ہے۔ جیسے غراب کی جمع اغربتہ اور غربان آتی ہے۔[3] **الذبابة:** اسم يطلق على كثير من الحشرات الجنحة، منها الذبابة المنزلية، وذبابة الخيل، وذبابة الفاكهة، وذبابة اللحم۔[4] "بہت سے پروں والے کیڑوں کو دیا جانے والا نام، بشمول گھریلو مکھی، گھوڑے کی مکھی، فروٹ (پھل والا) مکھی اور گوشت والی مکھی۔ جاحظ کہتے ہیں کہ اہل عرب کے نزدیک مکھیوں کا اطلاق بھڑ، شہد کی مکھی، تمام قسم کے مچھر، جوئں، کتے کی مکھی وغیرہ سب پر ہوتا ہے۔[5]

وجہ تسمیہ: ذباب کا لفظ ذبّ سے مشتق ہے ذب کا معنی ہے دفع کرنا مکھی کو بھی ہر شخص دفع کرتا ہے اس لیے اس کو ذباب کہا جاتا ہے۔ (گویا ذباب بمعنی مذبوب ہے)۔[6] **کنیت:** ابو حفص، ابو حکیم، ابو الحدرس۔[7]

قرآن میں مکھی کا ذکر:

اللہ رب العزت نے سورۃ الحج آیت نمبر 73 میں مکھی کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:

يَآيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۔[8]

"لوگو! ایک مثل بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ کہ) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب اس کے لیے جمع بھی ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اس سے واپس بھی نہیں لے سکتے طالب اور مطلوب (دونوں ہی) کمزور ہیں۔"

اس سے قبل کی آیت میں شرک کی مذمت فرمائی تھی اور یہ بتایا تھا کہ ان مشرکوں کے پاس اس کی تائید کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں، اس آیت میں عقیدہ شرک کی بے مائگی کا اظہار فرمایا ہے۔[9] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ، "نزلت فی صنم"[10] یہ مثال ایک بت کے بارے میں نازل ہوئی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اگر سب معبودان باطلہ کو اکٹھا کر لیا جائے تو وہ سب مل کر ایک حقیر و صغیر مکھی نہیں بنا سکتے کیونکہ ان کو اس کی قدرت و طاقت نہیں۔ نفی و تاکید مستقبل کیلیے لن آستعال ہوتا ہے اور اس کی مزید تاکید اس طرح بھی ہے کہ تخلیق ذباب ان سے ناممکن ہے۔ گویا کلام اس طرح ہے "محال ان یخلقوا" ان کا مکھی پیدا کرنا ناممکن ہے۔ معلوم ہوا کہ تخلیق صرف اللہ کی صفت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي ، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً "[11] جو لوگ میرے جیسی تخلیق کرنا چاہیں ان سے بڑا ظالم کون ہے وہ ایک دانہ یا ایک ذرہ پیدا کر کے دکھائیں"۔ گویا مکھی تو جاندار چیز ہے کسی بے جان چیز کو بھی اللہ کے سوا کوئی تخلیق نہیں کر سکتا ایک دانہ ایک گٹھلی یا ایک پھل نہیں بنایا جا سکتا۔[12] اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ مکھی کی تخلیق کا تعلق تو اونٹ اور ہاتھی جیسے بڑے حیوانات کی طرح مشکل اور محال ہے۔ کیونکہ مکھی کے اندر بھی وہی راز حیات ہے جو اونٹ اور ہاتھی کے اندر ہے لہٰذا محض محال ہونے میں تو چھوٹی بڑی مخلوق برابر ہے۔ لیکن قرآن کے معجزانہ انداز بیان نے یہاں مکھی جیسی صغیر و حقیر چیز کو مثال کے لیے منتخب کیا ہے کیونکہ اگر کوئی مکھی کی تخلیق سے عاجز ہے تو اس کی عاجزی بمقابلہ اونٹ یا ہاتھی زیادہ سہولت سے سمجھ میں آتی ہے، یہ محض تعبیری انداز ہے ورنہ حقیقت تو دونوں کی ایک ہے۔ قرآن کریم کا یہ نہایت انوکھا اسلوب ہے۔[13]

مکھی کی تخلیق اور جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے سائنسی انکشافات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مکھی اللہ رب العزت کی بہت ہی لطیف تخلیق ہے اس کی صرف آنکھ پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ خالق نے اس کو مرکب آنکھوں کے جوڑے کے ساتھ نوازا ہے، گھریلو مکھی کی آنکھ 6000 ہیکسا گونیل ترتیب شدہ آنکھوں کے ڈھانچے پر مشتمل ہے، جسے (Ommatidia) اومٹیڈیا کہا جاتا ہے۔ چونکہ ہر ایک (ommatidium) مختلف سمتوں میں ہوتی ہے، جیسے کہ آگے، پیچھے، نیچے، اوپر اور ہر طرف، اس لیے مکھی ہر جگہ دیکھ سکتی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ہے۔ دوسرے الفاظ میں، یہ 360 ڈگری بصری فیلڈ کے اندر ہر چیز کو محسوس کر سکتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک یونٹ سے آٹھ فوٹو ریسیپٹرز (روشنی وصول کرنے والے) نیورون منسلک ہوتے ہیں لہذا ایک آنکھ میں سینسر خلیات کی کل تعداد تقریباً 48،000 ہے۔ اس طرح یہ فی سیکنڈ ایک سو تصاویر پر عمل کر سکتا ہے۔[14] اسی طرح اس کے خالق نے اسے ایک اور اضافی قسم کی آنکھ فراہم کی ہے جسے ہم (Simple eye) سادہ آنکھیں کہتے ہیں، چونکہ اس کے سر کے اوپری حصے میں ان میں سے تین سادہ آنکھیں ہیں، ان کا کام کسی بھی حرکت کو محسوس کرنا ہے، اور یہ آنکھیں وہ ہیں جو مکھی کو پکڑنا تقریباً ناممکن بنا دیتی ہیں۔[15] مکھی کی پلکیں نہیں ہوتیں۔ اس لیے کہ اس کا حلقۂ چشم بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پلکوں کا گرد و غبار سے حفاظت رکھنے والے کام یہ اپنے دو ہاتھوں سے کرتی ہے، جن سے یہ ہر وقت اپنی آنکھوں کے آئینہ کو صاف کرتی رہتی ہے۔ چناچہ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ مکھی ہر وقت اپنی آنکھوں پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتی رہتی ہے۔[16]

مکھیاں اپنے سائز کے مقابلے میں انتہائی تیز رفتار سے اڑتی ہیں کہ انسان ان رفتاروں تک صرف جیٹ طیاروں کا استعمال کرتے ہوئے ہی پہنچ سکتا ہے۔ تاہم جب انسانوں کے حجم کے مقابلے میں جیٹ طیاروں کے سائز پر غور کیا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ مکھیاں دراصل ہوائی جہازوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے اڑتی ہیں۔ مکھیوں کی پرواز کو اعلیٰ سطح کی توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس توانائی کو جلانے کے لئے آکسیجن کی بڑی مقدار کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑی مقدار میں آکسیجن کی ضرورت مکھیوں اور دیگر کیڑوں کے جسم کے اندر موجود ایک غیر معمولی نظام تنفس سے پوری ہوتی ہے۔ مکھی کو آکسیجن کی ضرورت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ خون کے ذریعے جسم کے خلیوں تک آکسیجن پہنچانے کا انتظار کرنے کا وقت نہیں ہوتا۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے ایک بہت ہی خاص نظام موجود ہے۔ کیڑے کے جسم میں موجود ہوا کی ٹیوبیں ہوا کو مکھی کے جسم کے مختلف حصوں تک لے جاتی ہیں۔ جسم میں گردش کے نظام کی طرح، ٹیوبوں کا ایک پیچیدہ اور پیچیدہ نیٹ ورک ہے (جسے سانس کی نالی کا نظام کہا جاتا ہے) جو جسم کے ہر خلیہ کو ہوا پر مشتمل آکسیجن فراہم کرتا ہے۔ اس نظام کی بدولت پرواز کے عضلات بنانے والے خلیات ان ٹیوبز سے براہ راست آکسیجن لیتے ہیں۔ یہ نظام پٹھوں کو ٹھنڈا کرنے میں بھی مدد کرتا ہے جو 1000 سائیکل فی سیکنڈ جیسی اعلیٰ شرح پر کام کرتے ہیں۔[17] اب تک ہم نے جن تمام نظاموں کی کھوج کی ہے وہ یکساں طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ مکھیوں جیسی کم سے کم اہم مخلوق کے لئے بھی ایک غیر معمولی ڈیزائن موجود ہے۔ کوئی بھی مکھی ایک معجزہ ہے جو اللہ کی تخلیق میں بے عیب ڈیزائن کی گواہی دیتا ہے۔ گھریلو مکھی کی پرواز ایک انتہائی پیچیدہ عمل ہے۔ سب سے پہلے، مکھی نیویگیشن میں استعمال ہونے والے اعضاء کا باریک بینی سے معائنہ کرتی ہے۔ اس کے بعد، یہ سامنے توازن رکھنے والے اعضاء کو ایڈجسٹ کرکے پرواز کے لئے تیار پوزیشن لیتی ہے۔ آخر میں، یہ اپنے اینٹینا پر سینسروں کے ذریعہ ہوا کی سمت اور رفتار پر منحصر ٹیک آف کے زاویہ کا حساب لگاتا ہے۔ پھر یہ پرواز کرتا ہے، لیکن، یہ سب ایک

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سیکنڈ کے ایک سوویں حصے کے اندر ہوتا ہے. ایک بار ہوا میں جانے کے بعد، یہ تیزی سے تیز ہو سکتا ہے اور 6 میل فی گھنٹہ (10 کلومیٹر / گھنٹہ) کی رفتار تک پہنچ سکتا ہے۔ اس وجہ سے، ہم اس کے لئے (Master of Acrobatic Flight) "ماسٹر آف ایکرو بیٹک فلائٹ" کا لقب استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی ٹانگوں کی نوک پر، چھوٹے (Suction pad) "سکشن پیڈ" موجود ہیں۔ یہ پیڈ سطح کے ساتھ رابطے میں رہتے ہوئے ایک چپچپا سیال خارج کرتے ہیں۔ یہ چپچپا سیال اسے چھت سے منسلک رہنے کے قابل بناتا ہے۔[18] اس کے پروں کا ڈیزائن ایک مکھی کو اس کی اعلیٰ پرواز کی مہارت دیتا ہے۔ ان پروں کے کناروں، سطحوں اور رگوں کو انتہائی حساس حسی بالوں سے ڈھانپا جاتا ہے جو مکھی کو ہوا کے بہاؤ اور میکانی دباؤ کا پتہ لگانے کے قابل بناتے ہیں۔ پروں کے نیچے اور اس کے سر کے پچھلے حصے پر لگے سینسر پرواز کے بارے میں معلومات فوری طور پر اس کے دماغ کو بھیجتے ہیں۔ اگر پرواز کے دوران مکھی کو ایک نئے ہوا کے بہاؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو، یہ سینسر فوری طور پر دماغ کو ضروری سگنل بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد عضلات نئی صورت حال کے مطابق پروں کو ہدایت دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح ایک مکھی اضافی ہوا کے بہاؤ پیدا کرنے والے دوسرے کیڑے کا پتہ لگا سکتی ہے اور زیادہ تر وقت حفاظت کے لئے فرار ہو سکتی ہے۔ پرواز کے دوران خرچ ہونے والی توانائی آرام کے دوران خرچ ہونے والی توانائی سے تقریباً سو گنا زیادہ ہے۔ انسانی میٹابولزم زندگی کی عام رفتار کے مقابلے میں ہنگامی حالات میں صرف دس گنا زیادہ توانائی خرچ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک انسان اس توانائی کے اخراجات کو زیادہ سے زیادہ چند منٹ تک برقرار رکھ سکتا ہے، اس کے برعکس، گھریلو مکھی آدھے گھنٹے تک اس حال کو برقرار رکھ سکتی ہے اور یہ اسی رفتار سے ایک میل تک کا سفر کر سکتی ہے۔[19]

مکھی کی ایک عجیب بات یہ ہے کہ یہ سفید چیز پر سیاہ چیز پر سفید پاخانہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ ہے کہ مکھی کدو کے درخت پر کبھی نہیں بیٹھتی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت یونس علیہ السلام پر کدو کی بیل اگا دی تھی تاکہ آپ علیہ السلام مکھیوں کی اذیت سے محفوظ رہیں۔ مکھیاں متعفن مقامات پر زیادہ ہوتی ہیں۔[20] مکھیوں کی بہت سی اقسام ہیں جن کی تولید عفونت یعنی گندگی سے ہوتی ہے۔ جب باد جنوبی کا غلبہ ہوتا ہے تو مکھیوں کی کثرت ہو جاتی ہے لیکن باد شمالی چلنے سے کم ہو جاتی ہیں۔[21]

مکھی ایک وقت میں 60 سے 150 کے درمیان انڈے دیتی ہے اور اس کے انڈے اکثر سفید ہوتے ہیں۔[22] موجودہ دور کے سائنسدانوں نے دیکھا اور انکشاف کیا ہے کہ کچھ مکھیوں کی قسمیں زمین میں اپنے انڈے رکھنے کے لیے سوراخ بناتی ہیں، پھر وہ مکڑی یا کیڑے کے پاس جاتی ہیں اور اس میں زہر کا حصہ ڈالتی ہیں جس سے اس کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اسے اپنے سوراخ میں لے جا کر انڈوں کے پاس رکھ دیتی ہیں اور اس پر مٹی ڈال دیتی ہیں۔ جب انڈوں سے بچے نکلتے ہیں، تو وہ اس کیڑے کو اپنے قریب پاتے ہیں اور اس سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حشرات کبھی مردہ چیز نہیں کھاتے، اور ان کی ماں اپنے بچوں کو کبھی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نہیں دیکھتی۔ لہذا وہ اپنے بچوں کے لیے ان حشرات کو تیار کرتی ہے جنہیں اس نے اپنے زہر سے بے حس کر دیا ہے تا کہ جب بچے انڈے سے نکلیں تو انہیں کھا سکیں۔[23] کیا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے تحت نہیں آتا: {وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ[24]} یہ مکھی کہاں سے سیکھتی ہے جبکہ اس نے اپنی ماں کو کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کے پاس کوئی اسکول یا استاد ہیں؟

کچھ اقسام کی مکھیوں کے بچے صرف جانور کے جسم کے اندر ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ مکھی ایک کیڑے کو نشانہ بناتی ہے، اپنے خرطوم سے اس کی جلد میں سوراخ کرتی ہے، اور پھر اپنے بہت سے انڈے اس سوراخ کے مقام پر جلد کے نیچے رکھ دیتی ہے۔ جب انڈے نکلتے ہیں اور بچے باہر آتے ہیں، تو وہ گوشت اور چربی کھاتے ہیں لیکن ان اعصاب کو نقصان نہیں پہنچاتے جن پر زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔ جب وہ باہر آتے ہیں، تو ہر ایک اپنے لیے ایک مضبوط دھاگہ بناتی ہے جس میں وہ لپٹ جاتی ہے، اور وہ لاش کی سطح پر جمع ہو جاتی ہیں، اتنی تعداد میں کہ اس کو ڈھانپ لیتی ہیں اور اسے کھانے لگتی ہیں، تا کہ دیکھنے والوں کو کچھ بھی نظر نہ آئے۔[25] إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ[26] اس قدر لطیف مخلوق اللہ رب العزت کے علاوہ کون بنا سکتا ہے؟ جو دکھنے میں بہت چھوٹی اور حقیر ہے لیکن اس کی تخلیق بہت ہی حیران کن ہے، یہاں تک کہ ایک مکھی بھی ان تمام تکنیکی آلات سے بہتر ہے جو بنی نوع انسان نے تیار کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ ایک "زندہ مخلوق" ہے۔ ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر ایک مقررہ وقت کے لئے استعمال ہوتے ہیں جس کے بعد انہیں زنگ لگنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ دوسری طرف، مکھی، اپنی طرح کی اولاد پیدا کرتی ہے۔ اور قرآن نے جو دعویٰ کیا ہے (Cloning) کلوننگ بھی اس پر پوری نہیں اترتی۔ کلوننگ جس جاندار کیلئے کی جا رہی ہوتی ہے اس سے ہی پہلے مدد لی جاتی ہے یعنی اگر آپ کو ایک نئی مکھی بنانی ہے تو آپ کو اس مکھی سے ہی سیلز لینے ہونگے یعنی آپ ایک مکھی کو اسکی ہی کسی ہم جنس کی مدد کے بغیر نہیں بنا سکتے اور مکھی تو دوسری مکھی کو جنم دیتی ہی ہے اللہ قرآن میں جس سمت اشارہ کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ بغیر کسی مدد کے بغیر کسی وجود کے کسی نئی چیز کو وجود میں لانا اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کی قدرت سے باہر ہے اللہ نے مکھی تب بنائی جب اس جیسی کوئی مثال اسکے سامنے نہیں تھی جب کے کسی چیز کے پہلے سے موجود سیلز کو ایک خاص ماحول دے کر اس کی کاپی کرنا کوئی فن نہیں۔

وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا: اگر ان الٰھہ اور اوثان سے مکھی چیزوں میں سے کوئی چیز چھین کر لے جاتے۔ تو یہ اس سے چھڑا نہیں سکتے یعنی ان آلٰھہ کو اتنی بھی طاقت وقدرت نہیں کہ مکھی کے منہ میں پکڑی ہوئی چیز کو چھڑا لیں۔[27]

جدید سائنسی تحقیق سے قبل ہم قرآن کے اس دعویٰ کو اس طرح سے سمجھتے تھے کہ آخر مکھی جیسی ننھی سی مخلوق کھانے کی جس قدر مقدار لے کر جا سکتی ہے اس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ ہی نہیں سکتے اور جب ہمیں معلوم ہی نہ ہو کہ وہ خوراک کا کتنا حصہ لے کر گئی ہے اور اسے کہاں رکھا ہے، تو اس سے واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر اللہ جو کائنات کا رب ہے، اسے اس ٹیکنالوجی کا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

بھی پتہ ہے جسے انسان نے قیامت تک حاصل کرتے رہنا ہے۔ اس لیے جوں جوں ٹیکنالوجی ترقی کرتی جا رہی ہے، ویسے ہی ہمارے لیے قرآن مجید کی ان مخصوص آیات کے لطیف پہلوؤں کو سمجھنا نہایت آسان اور واضح ہوتا جا رہا ہے۔ گھریلو مکھیوں کے پاس ایسا منہ نہیں ہوتا جو کاٹ سکے، چبا سکے یا چھید سکے۔ جب مکھی کسی چیز پر بیٹھتی ہے، تو وہ اپنے لیبلم (labellum)(زبان) سے اس کا "ذائقہ" چکھتی ہے یا اس کی کیمیائی ترکیب کو محسوس کرتی ہے۔ پھر، اگر مکھی کو کوئی چیز مزیدار لگتی ہے، تو وہ اس پر الٹی یعنی قے (regurgitate) کرتی ہے۔ مکھی کی قے میں ہاضمے کے انزائمز ہوتے ہیں جو خوراک کو توڑ دیتے ہیں۔[28] گھریلو مکھی اپنی (زبان) (labellum) کا استعمال خوراک کو کھانے سے پہلے اس کی "معیار کی جانچ" کرنے کے لیے کرتی ہے۔ کئی مخلوقات کے برعکس، مکھی اپنی خوراک کو خارجی طور پر ہضم کرتی ہے۔ یہ ایک محلول مادہ خوراک پر لگاتی ہے۔ یہ محلول خوراک کو تحلیل کر کے مائع میں تبدیل کر دیتا ہے جسے مکھی چوس سکتی ہے۔ پھر، مکھی اس مائع غذائیت کو اپنے اندر لے لیتی ہے جو نرمی سے مائع کو اپنی خرطوم میں پہنچاتا ہے۔[29] اس بات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں کہ مکھی خوراک کسی طرح کھاتی یا چوستی ہے۔ جب مکھی کو کچھ کھانا ہوتا ہے تو وہ اپنے منہ کو لمبا کرتی ہے یعنی اس کے منہ سے ایک ٹیوب نما نالی نکلتی ہے جو خوراک تک پہنچتی ہے، اس ٹیوب کا آخری حصہ ویکم کلینر کی طرح چوڑا ہوتا ہے۔ جب مکھی اپنی ٹیوب کو خوراک تک پہنچا دیتی ہے تو پھر اس سے کچھ خامرے یا کیمیائی محلول نکلتا ہے جو کھانے پر پھیل جاتا ہے اور کھانے کے اجزاء کو توڑ کر محلول کی شکل میں بدل دیتا ہے۔ اس پیچیدہ کیمیائی عمل کے بعد مکھی کے لیے سہل ہو جاتا ہے کہ وہ اس Ingested Food کو چوس سکے۔ چناچہ اس تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ مکھی کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا کی ہوئی ہے کہ وہ کھانے سے پہلے خوراک کے اجزاء کو مخصوص کیمیائی مادوں کے ذریعے توڑ سکے اور یہ فعل وہ جسم سے باہر کرتی ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ مکھی جو لے جاتی ہے اس کو اس کی اصل حالت میں واپس لے آنا ممکن ہے اور قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ انسان اس میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔[30]

اللہ نے یہ دونوں باتیں بیان کر کے کافروں کی انتہائی جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اوّل تو یہ ظاہر کیا کہ وہ اللہ جس کے قبضہ میں ساری کائنات ہے اور وہ سب کا خالق و موجد ہے اس کے ساتھ مشرک ایسی چیزوں کو شریک بناتے ہیں جو حقیر ترین اور ذلیل مخلوق کو پیدا کرنے کی نہ اجتماعی قوت رکھتے ہیں نہ انفرادی! دوئم یہ کہ وہ چیزیں جن کو معبود قرار دیا گیا ہے اتنی بے بس اور عاجز ہیں کہ حقیر ترین مخلوق بھی اگر ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ چھڑا نہیں سکتیں اور اپنی طرف سے اس کا دفاع بھی نہیں کر سکتیں۔[31] ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ۔[32] وہ انسان جو بت سے حاجت طلب کر رہا ہے وہ بھی کمزور اور بت جس سے حاجت طلب کی جا رہی ہے وہ بھی کمزور، بہر تقدیر سب ضعیف و کمزور ہیں۔

مکھی کا شرعی حکم:

مکھی کے بارے میں شرعی حکم یہی ہے کہ جب یہ کسی مائع چیز میں گر جائے تو اس کو مکمل ڈبو کر واپس نکال لیا جائے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے:

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً۔[33]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے، بے شک اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں (دوا) شفاء ہے۔"

آپ ﷺ کے دور میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ مکھی جراثیم کی حامل ہوتی ہے اور جب کبھی مکھی کسی بھی مائع چیز میں گرنے لگتی ہے تو وہ احتیاط کے طور پر اپنا ایک پر اٹھا لیتی ہے تاکہ اڑنے کا امکان بحال رہے، بے شک نبیؐ کو اس کی خبر دینے والی اللہ علیم و خبیر کی ذات ہے۔ پرانے زمانے میں بھی مکھیوں کے ذریعے مختلف علاج ہوتے رہے ہیں اور عصر حاضر میں بھی سرجری کے بعض شعبوں میں مکھیوں کے ذریعے علاج کیا گیا ہے۔ رواں صدی کی پہلی تین دہائیوں میں تو مکھیاں اسی مقصد کیلئے پالی جاتی تھی۔ اس علاج کی بنیاد یہ ہے کہ مکھیوں میں کچھ ایسے بیکٹیریا کا انکشاف ہوا ہے جو جراثیم کش ہیں انہیں جراثیم کی سرکوبی کے لیے کام میں لایا جاتا ہے۔[34]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ مکھیوں میں شفاء کا پہلو بھی ہے یعنی کچھ مادے ایسے ہیں جو جراثیم کش ہیں اور اس زہر کا اثر زائل کرنے والے ہیں جو زہر خود یہ مکھیاں لے کر آتی ہیں۔[35]

نتیجہ کلام:

چنانچہ قرآن مجید اس آیت کریمہ میں انسان کو 2 چیلنج کرتا ہے۔ اول یہ کہ انسان کبھی بھی مکھی نہیں بنا سکتا، دوم یہ کہ اگر مکھی کوئی چیز ان سے چھین لے جائے تو وہ اسے واپس نہیں لے سکتے۔ جدید سائنسی تحقیق نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ قرآن مجید کے یہ دونوں دعوے بالکل برحق ہیں اور یہ قرآن کی سچائی کی ایک روشن دلیل ہے۔ اس آیت کریمہ سے ایک اور نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح مکھی ایک کمزور مخلوق ہے، انسان بھی اسی طرح ناتواں و بے کس ہے۔ مکھیاں اپنے ساتھ کئی خطرناک بیماریوں مثلاً میعادی بخار، پیچش اور آشوب چشم وغیرہ کے جراثیم لیے اڑتی رہتی ہیں۔ یہ کمزور مخلوق انسان کو کئی بیماریوں میں مبتلا کر سکتی ہے۔ جبکہ انسان بھی اتنا کمزور ہے کہ مکھی جیسی کمزور اور ناتواں مخلوق اگر ان سے کوئی چیز مثلاً کھانے کا کچھ حصہ لے کر اُڑ جائے تو وہ اس سے واپس لینے میں عاجز ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

حوالہ جات

[1] الفاطر 35:28-27

[2] سیوطی و محلی، جلال الدین، تفسیر کمالین شرح اردو تفسیر جلالین، کراچی: دارُالاشاعت، 2008ء، ج:4، ص:223

[3] دمیری، کمال الدین، حیات الحیوان، لاہور: ادارہ اسلامیات، ط۔ اولیٰ، 1992ء، ج:2، ص:145

[4] انیس ابراہیم، مجمع اللغۃ العربیۃ، المعجم الوسیط، مصر: مکتبہ الشروق الدولیۃ، ص:308

[5] دمیری، حیات الحیوان، ج:2، ص:146

[6] پانی پتی، محمد ثناء اللہ، تفسیر مظہری، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2002ء، ج:6، ص:441

[7] دمیری، حیات الحیوان، ج:2، ص:145

[8] الحج 22:73

[9] ندوی، محمد حنیف، تفسیر سراج البیان، لاہور: ملک سراج الدین اینڈ سنز، ط۔ اولیٰ، 1983ء، ج:3، ص:814

[10] سیوطی، جلال الدین، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، قاہرہ: مرکز البحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، ط۔ اولیٰ، 2003ء، ج:10، ص:539

[11] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب نقض الصور، ممبئی: دارالعلم، ط۔ اولیٰ، 2012ء، ح:5953

[12] محمد طیب، تفسیر برہان القرآن، لاہور: برہان القرآن، ط۔ اولیٰ، 2016ء، ج:4، ص:695

[13] قطب شہید، تفسیر فی ظلال القرآن، لاہور: ادارہ منشورات اسلامی، ج:4، ص:722

[14] Harun Yahya, Design in Nature(UK: Ta-Ha Publishers Ltd. 2004), P.38

[15] العتیبی، عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر، العقیدۃ فی اللہ، الاردن: دار النفائس للنشر والتوزیع، 1999ء، ص:160

[16] دمیری، حیات الحیوان، ج:2، ص:146

[17] Harun Yahya, Design in Nature, P.34

[18] Harun Yahya, Design in Nature, P.37

[19] Harun Yahya, Design in Nature, P.38

[20] دمیری، حیات الحیوان، ج:2، ص:147

[21] دمیری، حیات الحیوان، ج:2، ص:146

[22] عاشور، عبداللطیف موسوعۃ الطیر والحیوان فی الحدیث النبوی، قاہر: مکتبۃ القرآن والنشر والتوضیع، ص:196

[23] ایوب، حسن محمد، تبسیط العقائد الاسلامیۃ، لبنان: دارالندوہ جدیدۃ، 1983ء، ص:55

[24] آل عمران 3:27

[25] ایوب، تبسیط العقائد الاسلامیۃ، ص:55

[26] یوسف 12:100

[27] طبری، محمد جریر، ابوجعفر، تفسیر طبری جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مرکز البحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، ج:16، ص:635

[28] "Eat Like a Housefly- Eat Barf! - Science World," Science World, May 1, 2020, https://www.scienceworld.ca/resource/eat-housefly-eat-barf/. Retrieved 04-07-2024

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

[29] Harun Yahya, Design in Nature, P.38

[30] طارق اقبال، "تم سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔" (القرآن)، اردو محفل فورم، 23 ستمبر 2012ء
https://www.urduweb.org/mehfil/threads/%D8%AA%D9%85-%D8%B3%D8%A8-%D9%85%D9%84-%DA%A9%D8%B1-%D8%A7%DB%8C%DA%A9-%D9%85%DA%A9%DA%BE%DB%8C-%D8%A8%DA%BE%DB%8C-%D9%BE%DB%8C%D8%AF%D8%A7-%D9%86%DB%81%DB%8C%DA%BA-%DA%A9%D8%B1%D8%B3%DA%A9%D8%AA%DB%92%DB%94%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86.31719/، 2024-07-04

[31] قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری، ج:6، ص:441

[32] حقانی، تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی، ج:3، ص:339

[33] بخاری، صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ فان فی احدی جناحیہ داء وفی الاخری شفاء، ح:3320

[34] یوسف القرضاوی، فتاویٰ یوسف القرضاوی، ج:1، ص:64

[35] ایضاً